



سوال

(206) مصرف زکوٰۃ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک تنگ دست آدمی، کسی مالدار دوست سے دوسروں میں تقسیم کرنے کے لیے زکوٰۃ وصول کرتا ہے تو کیا اسے زکوٰۃ خود استعمال کرنے کی شرعاً اجازت ہے؟ براہ کرم کتاب و سنت کی روشنی میں اس کا جواب دیا جائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

: وکیل کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ مال زکوٰۃ کو اپنے لیے استعمال کرے، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے دوست کو بتائے کہ وہ خود اس کا محتاج ہے اگر وہ اجازت دے تو اپنے استعمال میں لائے اگر وہ اجازت نہ دے تو اسے آگے تقسیم کر دے، اس کی اجازت کے بغیر مال زکوٰۃ کو خود استعمال کر لیا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی طرف سے اس کی ادائیگی کرے اور اسے دوسرے غریبوں میں تقسیم کرے، بعض لوگ ایسے بھی سامنے آتے ہیں کہ لوگ انہیں محتاج سمجھ کر زکوٰۃ دیتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس مال زکوٰۃ اس قدر جمع ہو چکا ہے کہ وہ تنگ دستی کے دائرہ سے نکل چکے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا ہوتا ہے لیکن لوگ انہیں حقیر سمجھ کر زکوٰۃ بدستور دیتے رہتے ہیں اور وہ بھی حسب معمول وصول کرتے رہتے ہیں اور وہ اسے اپنے استعمال میں لاتے رہتے ہیں اور یہ موقف اختیار کرتے ہیں کہ ہم نے لوگوں سے نہیں مانگا، یہ تو اللہ تعالیٰ کا رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں پہنچایا ہے، ایسا کرنا حرام اور ناجائز ہے کیونکہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا ہو اس کے لیے زکوٰۃ وصول کرنا حرام ہے، بہر حال صورت مسئلہ میں آدمی کو وضاحت کر دینا چاہیے کہ میں خود زکوٰۃ کا حقدار ہوں، اگر وہ اجازت دے تو مال زکوٰۃ اپنے لیے رکھ لے بصورت دیگر اسے فقراء میں تقسیم کر دے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 194



محدث فتویٰ